179756 ـ كيا خاوند اور بيوى اس شرط پر خلع كر سكتے ہيں كہ بچے اپنى ماں كى پرورش ہى ميں رہيں گے چاہے شادى بھى كر لے

سوال

ميں طلاق يافتہ ہوں اور ميرى طلاق خلع كے نتيجہ ميں ہوئى ہے، خلع كے وقت ہمارا اتفاق جن شروط پر ہوا ان ميں يہ شرط بھى تھى كہ ميرى مصلحت كى خاطر ميرے خاوند نے بچيوں كى پرورش كا مجھے دے كر خود دستبردار ہو گيا تھا، اس كے مقابلہ ميں مہر سے دستبردارى تھى، اس طرح ميرى طلاق ہوئى، اور طلاق كے معاہدہ ميں يہ بھى شامل تھا كہ اگر ميں نے دوبارہ شادى كر لى تو پھر بھى بيٹياں ميرے پاس ہى رہيں گى، ميں اس كے متعلق معلوم كرنا چاہتى ہوں كيونكہ ميرے ليى ايك دينى التزام كرنے والے شخص كا رشہ آيا ہے، اور ايك اچھے خاندان سے تعلق ركھتا ہے، ليكن ميں اپنى بيٹيوں كے ليے ہى رہنا چاہتى ہوں، اور اپنے ہاتھ سے بچيوں كى صحيح دينى تربيت كرنا چاہتى ہوں، يہ علم ميں رہے كہ ان بچيوں كے باپ نے دوسرى شادى كر لى ہے اور اس كى اولاد بھى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سارے يا كچھ مہر سے دستبردار ہو كر يا پھر مہر سے بھى اكثر معاوضہ دے كر خلع لينا صحيح ہے، مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (26247) كے جواب كا مطالعہ كريں.

دوم:

جب خاوند اور بيوى كے مابين خلع يا طلاق يا فسخ نكاح كے باعث عليحدگى ہو جائے تو چھوٹے بچوں كى پرورش اور ديكھ بھال باپ كى بجائے شادى تك ماں كا زيادہ حق ركھتى ہے، اور اگر ماں شادى كر لے تو پھر بچوں كى پرورش كا حق ساقط ہو جائيگا.

مزيد تفصيل معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (127610) كے جواب كا مطالعہ كريں.

سوم:

پرورش كے متعلق علماء كرام كا اختلاف ہے كہ آيا كيا يہ پرورش كرنے والے كا حق ہے يا كہ جس كى پرورش كى جا

رہی ہے، اس میں دو قول ہیں:

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" فقہاء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ پرورش کرنے والے کا حق ہے یا کہ اس پر حق ہے ؟

امام احمد اور امام مالك کے مذہب میں دو قول ہیں: اس بنا پر آیا جسے پرورش کا حق ہے وہ اسے ساقط کر سکتا ہے یا نہیں ؟ اس میں دو قول ہیں:

صحیح یہی ہے کہ پرورش ماں کا حق بھی ہے اور اس پر بھی ہے؛ اس لیے جب بچہ ماں کا محتاج ہو اور ماں کے علاوہ کوئی اور نہ ہو تو اس حالت میں ماں پر حق پرورش واجب ہے اور اگر ماں اور بچے کا سربراہ حق پرورش کسی اور کی طرف منتقل کرنے پر متفق ہوں تو جائز ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 451 - 452).

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

"جمہور فقہاء کرام (جن میں حنفیہ شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں) کی رائے ہے اور مالکیہ کا بھی مشہور قول کے خلاف یہی ایك قول ہے کہ پرورش کرنے والا اگر اپنا حق پرورش ساقط کر دے تو یہ ساقط ہو جائیگا، اور اس کے بعد والے کو حق پرورش حاصل ہو جائیگا، اور پرورش کرنے پر اسی صورت میں مجبور کیا جا سکتا ہے جب کسی کی تعیین ہو اور کوئی دوسرا پرورش کرنے والا موجود نہ رہے، پھر اگر پرورش کرنے والا واپس پلٹ کر اپنا حق طلب کرتا ہے تو یہ حق اسے مل جائیگا " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (4 / 250).

اور ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہاں پرورش کرنے والے کا حق ہے نہ کہ اس پر ہے، اس بنا پر اگر وہ اپنا حق کسی دوسرے کے لیے چھوڑنا چاہتا ہے تو یہ جائز ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 536).

اس بنا پر باپ کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنا حق پرورش بچے کی ماں کے لیے چھوڑ دے، چاہے اس کے لیے وہ معاوضہ ہی حاصل کرے.

شیخ محمد علیش مالکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر حق پرورش واجب ہونے کے بعد ماں حق پرورش ساقط کر دے تو یہ اس کے لیے لازم ہوگا، چاہے اس نے معاوضہ یا معاوضہ کے بغیر حق ساقط کیا ہو پھر بھی لازم ہوگا " انتہی

دیکھیں: فتح العلی المالك (1 / 279) اور (1 / 326).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ظاہری اختیار بھی یہی ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں:

میرے نزدیك تقسیم وغیرہ سارے حقوق کے بدلے میں معاوضہ لینا جائز ہے " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (5 / 483).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ:

ایك شخص کی بیوی کہنےلگی تم مجھے طلاق دے دو میں نے اپنے سارے حقوق تمہیں معاف کیے اور میں بیٹی کو لے لیتی ہوں ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

جب وہ شخص اس سے اس کے سارے حقوق چھوڑنے پر خلع کرتا ہے اور عورت بچے کی کفالت کی ذمہ داری لیتی اور نفقہ طلب نہیں کرتی تو جمہور علماء کے ہاں یہ صحیح ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 353).

چہارم:

اس کے ساتھ ساتھ پرورش والے بچے اور پرورش کے حقوق کا بھی خیال کرنا ضروری ہے، مثلا اگر باپ اپنے بچے کا حق پرورش شادی شادہ ماں کے لیے چھوڑ دے اور خود حق پرورش سے دستبردار ہو جائے اور ایسا کرنے میں بچے کے حقوق کا ضیاع اور اس کی دیکھ بھال اور تربیت میں کوتاہی ہو اور بچے کی مصلحت کا ضیاع ہو تو ماں سے حق پرورش چھین کر اس کے بعد دوسرے شخص کو دیا جائیگا جو ماں کی بجائے بچے کی تعلیم و تربیت اور دیکھ بھال کا زیادہ خیال رکھے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" بچے کی پرورش کرنے والے اور بچہ دونوں کے ہی پرورش میں کچھ حقوق ہیں، یہ پرورش کرنے والے کا حق ہے، یعنی اگر وہ پرورش کرنے سے رك جائے تو اسے مجبور نہیں کیا جائےگا کیونکہ یہ اس پر واجب نہیں، اور اگر وہ اپنا یہ حق ساقط کر دے تو ساقط ہو جائیگا، اور اگر وہ اپنا حق واپس لینا چاہے اور اس میں اہلیت بھی ہو تو جمہور علماء کے ہاں اسے حق پرورش واپس مل جائیگا؛ کیونکہ ایسا حق جس کی تجدید سے اس کی بھی تجدید ہو جاتی ہے.

اور یہ محضون یعنی بچہ جس کی پرورش کی جائیگی اس کا بھی حق ہے، یعنی دوسرے معنوں میں یہ کہ اگر بچہ ماں کے علاوہ کسی دوسرے کو قبول نہیں کرتا، یا پھر ماں کے علاوہ کوئی دوسرا پرورش کرنے والا نہیں، یا پھر باپ اور بچے کے پاس مال نہیں تو اس صورت میں ماں پر حق پرورش لازم ہوگا اور اسے پرورش کرنے پر مجبور کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (17 / 301).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ ہر چیز سے قبل محضون یعنی جس بچے کی پرورش کی جانی ہے اس کا خیال کرنا ضروری ہے، چنانچہ اگر بچہ دونوں میں سے کسی ایك کے ساتھ جائے یا پھر ان میں سے کسی ایك کے ساتھ رہے اور اس میں اس کے دین یا دنیا پر ضرر ہوتا ہو تو اسے ایسے ہاتھ میں نہیں رہنے دیا جائیگا جو اسے صحیح راہ پر نہ لگا سکتا ہو اور اس کی اصلاح نہ کر سکے؛ کیونکہ پرورش کا بنیادی مقصد بچے کو ہر نقصان اور ضرر سے محفوظ رکھنا اور اس کی مصلحت کا خیال کرنا ہوتا ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 545).

لہذا اوپر کی سطور میں جو بیان ہوا ہے اس کی بنا پر خاوند اور بیوی کے لیے جو ذہن میں آئے پر خلع کرنا جائز ہے، اور خاوند اپنی اولاد کو ان کی ماں کی پرورش میں رکھ سکتا ہے چاہے وہ آگے کہیں اور بھی شادی کر لے، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر ماں کے ساتھ بچوں کے رہنے میں بچوں کے لیے مصلحت پائی جاتی ہو، اور ماں کی دوسری شادی بچوں کی پرورش و تربیت میں مخل نہ ہو، لیکن اگر بچوں کی مصلحت میں شادی مخل ہوتی ہو تو حق پرورش ماں سے منتقل ہو کر اس شخص کو حاصل ہو جائیگا جو بچوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش کا زیادہ خیال کرتا ہو.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر(9463)اور(20705) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .